BANGALORE

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاجہ بخاتم ۔ باخاتم ومہر آمدہ منشور محمد ۔ توریت بلا توریہ انجیل بتجیل ۔ گویان صفت وسیرت ہبرو رخمد

نمبر ۲۷ | مطبوعہ ۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۳ھ مطابق ۲۹ جون سنہ ۱۸۸۶ع | جلد ۱۵

اشتہار یہ اخبار عشور دار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم یا پیشگی

بقیہ جواب نور افشان نمبر ۲۵ و ۲۶ جلد ۱۲

مسلمانون مین جو جہاد تہا تو صرف اندفاع شر معاندین اور اسلام کی آزادی قائم کرنے کے لئے تہا تاکہ مومنین ایذا کفار سے محفوظ رہین اور اپنی فرایض مذہبی (جسمین کفار حارج ہوتی تہی) کو علانیہ سلمئن ہوکر بجالاوین دیکھو اب اہل اسلام زیر سایہ دولت انگلشیہ امن وامان سے بسر کرتے ہین اور گورنمنٹ انکی مذہبی اصول مین دخیل اور حارج نہین ہوتے تو کون اہل اسلام سرکار پر جہاد کرتا یا فتاوے جہاد دیتا ہی بلکہ بالعموم مذہبی کتابون ماہوار رسالون اور اسلامی اخبارون مین سرکار پر (باوجودیکہ یہ سرکار عیسائی ہی) جہاد کرنا مذموم بلکہ سخت ترین نافرمانی خدا ثابت کیا جاتا ہی ۔ سلطان روم (جو مسلمانون مین خلیفہ خدا اور نائب رسول اعتقاد کئے جاتے ہین اور دینوی شہنشاہون مین اولوالعزم اور بڑی قوت والے ہین) کب مذہبی جہاد کرتے ہین پس صاف واضح ہی کہ کفار کی ایذا سے بچنی اور اسلامی فرایض کو آزادی سے ادا کرنے کے لئے جہاد ہوتا تہا اب یہ امر نہین رہا اسلئے کوی جہاد مذہبی

ثابت کرنا اور نہ کیا ممکن ہی کہ اہل اسلام اپنی ارکان مذہبی سے کسی رکن کو گرا دیتے خصوص سلطان المعظم بھی باوجود قدرت کے

اسکو ہیچ دیتے اسکو خوب غور کیجئے ۔ یہ اسلامی جہاد بمقابلہ جہاد بائبل ذرا بھی سخت نتہا مسلمان جہان جاتے اور جس ملک کو فتح کرتے وہان ملکی اور مذہبی آزادی دونون کو برقرار رکہتے تہے تواریخ مخالفین وموافقین اسپر شاہد ہین ۔ چنانچہ ۔ براڈ ہیڈ صاحب اپنی مجموعہ تاریخ کلیسیا کی صفحہ ۱۰ مین تحریر فرماتے ہین کہ ملک شام جب اہل اسلام نے فتح کیا اور بخوبی تسلط ہوگیا تو قتل ہوتوف اور امن قائم ہوا اور کسیطرح کی مذہبی تکلیف شام کی عیسائیون پر مطلقاً نہ ہی تہی سب اپنی مذہب مین آزاد تہے ۔ پہر صفحہ ۹۹ مین لکہتے ہین کہ سنہ ۶۳۷ع مین حضرت عمرؓ نے شہر یروسلم کو فتح کیا اور وہانکی سب عیسائی انکی قبضہ مین آگئی ان عیسائیونپر کوی قید مذہبی نہی علانیہ اپنی رسوم مذہبی کو ادا کرتے تہے ۔ پہر دیکہو تواریخ اسلام اب یہ اعتراض (کہ دین اسلام تلوار کی زور سے پہیلا) کسقدر لغو اور پوچ ہے ۔

قولہ اسکو یہودیون سے بڑی نفرت تہی اور جتنی یہودی عرب مین اسکی ہاتہ آئی انکو مار ڈالا اور انکی ملکیت ضبط کرلی ۔

اقول ہان بیشک بہ نسبت عیسائیون کی آنحضرت ہ کو یہودیون سے زیادہ نفرت تہی اسکا باعث حضرت مسیح و حضرت صدیقہ مریم کی شانمین اونکا کفر بکنا اور مسیح سے پہلے نبیون کو قتل کرنا اور احکام توریت کو بدل ڈالنا اور انکی جبلی سرکشی و بغاوت تہی - یہہ نفرت خدا کی مرضی اور اسکی احکام کی متابعت کی راہ سے تہی دیکھو احبار و استثنا وغیرہ -

تمین غضب کی راہ سے تمہاری برخلاف چلونگا میں تمہاری اونچی

جگہون کو ڈہا دونگا اور تمہاری مورتون کو کاٹ ڈالونگا اور

تمہاری لاشین تمہارے بتون پر پھینکونگا اور میری جی تم سے

نفرت کریگا اور تمہارے مقدسون کو اوجاڑ دونگا میں تمہاری

زمین کو اجاڑ کرونگا تمہارے دشمن جو وہان رہتے ہین اوس سے

حیران ہونگے احبار ۲۶ باب ۲۸-۳۲-۲۰ باب ۲۳-

خدا یہہ سنکے غصہ ہوا اور بنی اسرائیل سے نفرت کی زبور ۷۸

- ۵۹ وغیرہ میں جانتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد تم اپنے

تئین خراب کروگے اور اس راہ سے جسکی بابت تمکو حکم

دیا ہے پھر جاؤگے آخر کے آخری دنونمین تم پر بدی پڑیگی اسلئے

کہ تم خداوند کے حضور بدی کروگے استثنا ۳۲ باب ۲۸

و ۲۹-۲۸ باب ۱۵- وغیرہ -

اسوجہ سے آنحضرت ہ کو بہ نسبت عیسائیون کے قوم یہود سے

زیادہ نفرت تہی اب عیسائیون کا اسپر بھی اعتراض - آنحضرت

حضرت مسیح کی طرفداری کرین عیسائی اسپر الزام دین -

ہان عیسائیون سے بھی بلاشبہ انکو نفرت تھی اسلئے کہ حضرت

مسیح کو خدا بیٹا قرار دیتے تھے اسیوجہ سے متعصب و جاہل

عیسائی آپ کی ہر ایک الٰہی کاموں مین معترض ہوکر خدا و

مسیح سے ذرا نہین شرماتے -

ہوئے تہے سب کہنا کہ جتنے یہودی ہاتہہ آئی اون سبکو قتل کیا بالکل جہوٹ

اور نرا افترا ہے کیونکہ خاص مدینہ طیبہ اور اسکے قرب وجوار کی یہودی

مسلمانون کی رعایا ہوکر رہتے تہے اور اونسے حسب الحکم قاضیون

(باب ۲۸-۳۶-۲ باب ۱-۴ وغیرہ کی جزیہ لیا جاتا تہا اور

ذمی رسوم مین آزاد تہی -

قولہ وہ یہہ بہی نہین چاہتا تہا کہ یہہ لوگ اسکے پیرو ہون -

اقول افسوس ہے کہ آپ سوائے افترا پردازی و جعل سازی

کی ایک بات بہی نہین اور صاف نہین لکہتے - آپکی دعوت عام

تہی اور صدہا یہود آپکی ہاتہہ پر توبہ کئے ہوئے موجود تہے

اور آپ انکو ہمیشہ محبت کیوجہ سے اپنے ساتہہ رکہتے اور بڑا پیار کرتے

تہے جیسے عبداللہ بن سلام رض وغیرہ - آپکی جانب سے بالعموم

سب پر اور بالخصوص یہود و عیسائی پر اسلام پیش کیا گیا -

آپ بالتخصیص یہود و عیسائی کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے

تہے لہذا دونون قومون کی اصلاح مین آپ ہمیشہ سرگرم رہے

کتب تواریخ فریق موافق و مخالف شاہد ہین اور دور کیون جائو

قرآن موجود ہے اسمین جابجا یہود و عیسائی کو مخاطب کیا گیا ہے

ناظرین انصاف تو کرین کہ عیسائی کیسی بے سروپا باتین لکہہ

کر شرارتون مین سرخروی حاصل کرتے ہین اور عقبی کی

رسوائی کا خیال نہین کرتے - ہان منافقین کا اسلام بیشک

قبول خدا نہین کیونکہ وہ باطن مین کافر ہوتے ہین سو ہمیں

کسیکی تخصیص نہین -

قولہ مرتے وقت وہ اپنی نفرت اونکی طرف یون ظاہر کرتا

ہے کہ خدا کی لعنت ہو یہودیون پر کیونکہ اونہون نے اپنے نبیون

کی قبرون کی مندر بنائے ہین -

اقول - ع - انصاف اے ناظرین انصاف

ذیو ذ صاحب نے یہودیون کی قبر پرستی کے الزام اور انپر اونکی
اس فعل قبیح پر لعن کرنے سے (جو آنحضرت نے دیا اور کیا)
یہ استنباط کیا کہ آنحضرت یہود کو اسلام مین لانا نہین چاہتے
تھے - قربان جا اس درک و ادراک کی - ہان ہمین غلط سمجھا ہے
تو قبر پرستی تصویر پرستی آدم پرستی وغیرہ شرک جلی مین
شہرۂ آفاق و جہان باختہ ہین اگر حسب عقاید اونکے آنحضرت
یہود کی قبر پرستی و کفر آمیز عقاید کو فعل شنیع قرار نہ دیتے
تو ذیو ذ صاحب سمجھتے کہ یہودیون کو بھی خاتم المرسلین خلقہ
اسلام مین لانا چاہتے تھے - سچ ہے بلی کو خواب بھی چھچھوندون کا
ہی دکھائی دیتا ہے - مگر آنحضرت تو سچے رسول سچے خدا کیطرف
سے سچا کلام لیکر آئے تھے وہ کیونکر قبر و بت پرستی صلیب و مسیح
پرستی وغیرہ کو (جن سے خدا صمد واحد واحد کو کمال درجہ
کی نفرت ہے) کسی بدین کی نکتہ چینی کی خیال سے جائز
کر دیتے - آپ تو انہین رسومات و بدعات قبیحہ کی قلع و قمع
کے لئے مبعوث برسالت ہوے تھے ہمیشہ آپ نے انہین
باتون کی تردید و احکام الٰہی کی تبلیغ کے وجہ سے کفار
و مشرکین عرب و اہل کتاب سے سالہا سال اقسام قسام
کی اذیتین اور صعوبتین اوٹھائین باوجودیکہ کل دنیا کے
مخالف و دشمن خون تھی آپ ہمیشہ دعوت الٰہی مین سرگرم
رہے حتی کہ وقت انتقال عالم تھا بھی آپ کی یہی وصیت تھی
کہ میرے بعد میری قبر کو معبد نہ بناوین جیسا کہ یہود و نصاریٰ
نے انبیاء سابق کی قبرون کو معبد بنایا تھا ہو کہ یہ امت بھی
مثل یہود و نصاریٰ کے ابدی جہنمی اور لعنتی ہو جاوے -
آپکو گوارا نہوا کہ جن بدعتون مین امم سابقہ یعنی یہود و نصاریٰ
پڑکر گمراہ اور مورد قہر الٰہی ہوے یہ امت بھی اونہین خصال

ذمیہ و لئیمہ مین مبتلا ہو کر مستحق عذاب خدا ہووے - آپ نے
اس حدیث مین یہود و نصاریٰ کو تمثیلاً مورد لعن کر کے
مومنین کو ڈرایا تاکہ اہل اسلام اونکی حالات سے متنبہ ہو کر
اوس وحدہ لاشریک کی احکام پر عمل کرین اور یہ آپ کی
نہایت اولوالعزمی تھی اسپر اعتراض کرنا صرف مشرکین
و ملحدین کا کام ہے اور بس -

قولہ - وہ اپنے دشمنون کو دو باتین کہا کرتا تھا کہ یا
سچے خدا اور اسکے رسول کو مانو اور خراج دو نہین تو ہلاک کئے
جاؤ گے -

اقول آپکی تجہیل آپکو ہمیشہ ذلیل مین رکھتی ہے - دو
باتین نہین بیشک اسلام نے تین باتین ہمیشہ پیش کین
اول یہ کہ سچے خدا اور رسول کو مانو اور اسلام قبول کرو -
دوسری اگر یہ نہین ہو سکتا ہے تو رعایا اسلام بنکر رہو اور
مدت معینہ تک خراج دیتے رہو تاکہ اس عرصہ مین ہم دوسرے
کافرون سے اسلام قبول کرائین اور وہ خراج تائید اسلام
مین صرف ہو - تیسرے اگر یہ بھی نہین ہو سکتا تو جنگ
کے لئے تیار ہو جاؤ - فقط یہی تین باتین ہین جو مشرکین
اہل کتاب و کفار کے پیش کی جاتی ہین - یہ تینون باتین
از روے عقل و نقل نہایت مستحسن و احسن ہین کہ اگر
سچے خدا و سچے رسول کو مانا تو فبہا رسالت پوری ہوی اور
مدعو نے نجات پائے - اور اگر اسلام نہ قبول کیا تو کچھ عرصہ
تک اوس سے کسیقدر خراج پر معاہدہ کر لیا تاکہ اس مہلت
مین وہ صداقت اسلام کی تحقیق کر کے مشرف باسلام ہو جاے
اور قتل و عذاب الٰہی سے بچے اور نہ خراج سے لشکر اسلام
اور اسکی مساکین کو مدد پہونچے - اور اگر ہدایت الٰہی نے

اسکی دستگیری نہ کی اور وہ ابدی جہنم ہی نکلا تو خیر اوسکو
ہتھیار جنگ دیکر لڑائی کے لئے میدان مین بلایا گیا اب
ہم منصفین سے انصاف چاہتے ہین کہ یہ باتین عمدہ ہین
یا بائبل کا کفر و بت پرستی کے لئے قتل عام جسمین انکو (کفار
مشرکین) نہ توبہ کا موقع دیا گیا نہ اونکو کسی مدت معقول
کی مہلت دی گئی جسکی وجہ سے وہ حق و باطل مین تمیز
کر سکتے اونکو تو سوائے قتل و جلا وطنی املاک و جاگیر کے
کوئی چارہ نہ ملا و نعاے فریب سے جسطرح بنا بنی اسرائیل
نے خدا کی حکم سے انکو اور انکی معصوم بچون اور عورتون
اور بیگناہ حیوانون کو سر دست قتل و غارت کیا انکی شہر
جلا دئے انکی مکانات مسمار کئے صرف زنان جسیہ و باکرہ
اپنے رات کی ہم بستری کے لئے رکھ چھوڑتی تھی طرفہ یہ کہ ان
سب معاملات بیجا مین خدا انکے ساتھ رہتا تھا بمقابلہ اسکے
اسلام کا اون تینون باتون کو پیش کرنا کیسا قرین عدالت
الٰہی ہے اسیوجہ سے ہم جزماً کہتے ہین کہ آنحضرت اشرف
الانبیاء و خاتم المرسلین تھے اور جو باتین اوا ہم مسلمانون
سالہا سال سے کسی نبی و رسول سے حتی کہ حضرت مسیح سے
پوری نہون اونکو اسلام نے لمرفۃ العین مین کامل کر دیا
الیوم اکملت لکم دینکم اسیکطرف
اشارہ ہے۔

عیسای بار بار یہی جواب دیا کرتے ہین کہ وہ دنیوی جنگ
تھی۔ لیکن مین کہتا ہون کہ اگر دنیوی جنگ تھی تو خدا کو
ساتھ دینا اور شریک جنگ رہنا کیا ضرور تھا کیا خدا
کو بھی ملک گیری کی ہوس تھی علاوہ اسکی کفر و بت
پرستی کی الزام پر خدا کو انکے قتل و نہب و غارت کا حکم

دینا فضول تھا مذہبی قید لگانا اور کافرون بت پرستون کو
حکم قتل و سنگساری دینا واضح ترین دلیل ہے کہ مذہبی جنگ
نہوتی تو بت پرست اپنی رسوم مذہبی مین آزاد رکھے
جاتے برخلاف اسکے اونکے مندرون اور عبادت گاہون
کو ویران و مسمار اور انکی مرتکب کو سوا اونکے بیگناہ بچون
شیر خوارون اور حیوانون چوپایون کو قتل کرنا خدا کی
عین مرضی بائبل مین مرقوم ہے نمونہ اسکا پیچھے بیان ہوا
اسکا جواب آجتک کسی عیسائی نے تسلی یا غیر تسلی
بخش نہین دیا اور نہ اب دے سکتے ہین ہان بائبل سے
اُن مقامات کو خارج کر دین تو البتہ کچھ بول سکین مگر بعد
اخراج اون مقامات کے بائبل مین کیا باقی رہے گا کیونکہ
تمام بائبل اسی جہاد مذہبی سے مملو ہے اور بس ۔

قولہ اسی اصول سے اوسنے دنیا کا بہت حصہ فتح کیا
۔ الی قولہ ۔ ہلال کا جھنڈا قسطنطنیہ کی دیوارون پر پھرنے
لگا ۔ **اقول** ۔ بیشک تمام دنیا مین لشکر اسلام کو
فتوحات متواترات حسب وعدۂ الٰہی حاصل ہوئین اسپر
رشک کرنا اون لوگونکا کام ہے جو خدا سے بغاوت کرتے
اور اسکی اطاعت نہین کرتے خداوند تعالی ان فتوحات
کی نسبت بائبل مین صدہا جگہہ قسمیہ وعدہ کرتا ہے
چند مقامات بائبل بطور نمونہ اس مقام لکھنا مناسب ہے
ناظرین بائبل مین دیکھکر تسلی کر سکتے ہین ۔
"خدا ابراہیم اور اسکی نسل سے اسطرح وعدہ کرتا ہے"
اپنی آنکھ اوٹھا اور اوس جگہہ سے جہان تو ہے اوتر اور
دکھن اور پورب اور پچھم دیکھہ کیونکہ تمام ملک جو تو
دیکھتا ہے مین تجھکو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لئے دونگا

قبول اسلام

مصدر شفقت عامی دین متین جناب محمد شریف صاحب

نیوشر فکم بعد السلام علیکم کہ مطلب ضروری یہ ہے کہ ایک خبر مسرت اثر سنا تا ہون گوشہ منشور فیض ماٰثر مین جگہہ دیجئے مرہون منت کیجئے - وہ یہ ہے کہ سماۃ سکرو بنت سادہو ہاڑیا کاشتکار برضا و رغبت خود ماہِ رجب ۱۳۰۲ھ مین مظہر ہوی کہ مین دین اسلام قبول کرتی ہون اوسے فہمایش کیگئی کہ بغیر رضا اپنے باپ کے تجھے تبدیل مذہب کرنا مناسب نہین اس پر سے اوسنے استیشن ہوس بیرا گندہ پر جاکر ریوٹ کی کہ مین برضاے خود دین اسلام قبول کرتی ہون اور مجھسے بھی سہر ہونا شروع کی اسلئے اوسکے اصرار اور اقرار شہادت پر کلمہ شہادت و توحید پڑہا و یا چند روز مین بہدایت ہادی مطلق ایسی پابند صوم و صلوۃ ہوی کہ باید و شاید نام اسکا اسلامی سکینہ بی رکھا گیا اور پہلی رمضان المبارک سنہ رواں کو مراد علیصاحب نے نکاہ کر دیا گیا اللہ تعالے مبارک و مسعود کرے اور اولاد نیک دیوے

آمین یا رب العالمین ثم آمین

راقم احقر العباد محمد عبد الرحیم خان عفی عنہ

مجمع لطف عمیم جناب محمد شریف صاحب زاد لطفہ -

السلام علیکم - تاریخ - ۱۱ - شوال روز شنبہ کو جناب حافظ عزیز الرحمن عرف دین محمد صاحب شاگرد رشید لکھر سے گفتگوی مذہبی سبب تحمل حسین سنادے مین سیمی سے بمقام نئی منت واقع شہر کلکتہ بعد تلیق ۳ بجے دن کے کہ جسکا اشتہار دو یوم پیشتر سے طبع کرا کر مشتہر کرا دیا تہا امورات مفصلہ ذیل پر ہوے - امر اول کلام اللہ سے ثابت ہی کہ اللہ تعالی جس حکم کو منسوخ کرتا ہی ناسخ اسکا مانند اسکے یا اوس سے بہتر نازل فرمایا ہی - اگر مانند اوسکے دوسرا نازل فرمایا تو اسمین کچھہ لطف نہین اور اگر اوس سے بہتر نازل فرمایا تو حکم سابقہ ناقص معلوم ہوتا ہی اس کے تصریح فرما کر اطمینان فرمائے - امر دوم جناب محمد صاحب پر یہود نے سحر کیا اور آپ مسحور ہو گئے اسکا کیا جواب ہی آمر سیوم بخاری وغیرہ کتب احادیث سے ثابت ہی کہ آپ نے نماز مین سہو کیا - امر چہارم کتب احادیث صحاح سے ثابت ہی کہ کاتب وحی نے تحریر کلام اللہ مین خیانت کی تہی اب مجسم محمد صاحب کو آپنی کسطرح جانا کہ یہ نبی خدا کی طرف سے ہین - واضح ہو کہ اس جلسہ مین قریب تین ہزار آدمی کہ ہر قوم سے تہے - مولوی عبد الرحمن صاحب اور مولوی رحیم بخش اور قاضی واعظ الدین اور یہہ راقم الحروف اراکین جلسہ تہے - حضرات پوادرین یوروپین اور کرسچن وغیرہ بھی چند اشخاص تہے جنکے نام سے راقم کو اطلاع نہین جناب حافظ صاحب موصوف نے یہ شعر سہ اسی زبان کی تیز نکل ذرا جو دہری مدعوان نیام ہی ! ذرا جوہر اپنا دکہائے کہ یہ وقت کلم و کلام ہی پیش ہکر تردید سوالات شروع کی اور بفضلہ تعالی ہر امور کی تردید جیسا کہ چاہئی تہوڑے عرصہ مین کر کے شبہات معترض کو دفع کر دیا اور بعض بعض امور کے جواب مین بمزید احتیاط اطمینان اوسی سناد مذکور کی مولوی رحیم بخش صاحب اور اسیہ عاصی کچھہ کچھہ مضمون کہ جسکی تصریح اوس کتاب مین کہ جو خاص اس بحث کے بارہ مین تالیف کیجاویگی تحریر کرینگے بعد سماعت جوابات تحمل حسین مذکور نے

حافظ صاحب ممدوح کے ہاتھہ پر جمیع حاضرین کے سامنے
کلمہ طیبہ پڑہکر مشرف باسلام ہوا - اوسیوقت سیجیان رام
نین سو یک شخص پنڈت تشریف لاے اور ایک اشلوک
بید کا پڑہکر خدا تعالی کی وحدانیت کا اقرار کیا اور کہا کہ دعوے
اہل اسلام کا صحیح اور درست ہے ہم لوگ رام وغیرہ کو اسکی صفت
جانتے ہین مولوی عبدالرحمن صاحب نے کہ علم سنسکرت
اور بنگلہ مین کمال مہارت رکہتے ہین ارشاد فرمایا کہ پنڈت
صاحب یہ وہی رام ہین جسکی زوجہ سیتا کو راون لنکا کو
پکڑ لیگیا تہا تو کوی دوسرا پنڈت صاحب نے جواب دیا
کہ ہان لیکن مایا کی سیتا کو لیگیا تہا اصلی سیتا کو نہین
اسکے جواب مین اس عاصی نے پنڈت صاحب کی خدمت
مین عرض کیا کہ کیا ہو سکتا ہے کہ سات برس تک مایا کی
سیتا راون کے پاس اور اصلی سیتا رام اور لچھمن
بلکہ جمیع مخلوقات کی نگاہ سے الوپ ہو جاوین اور پہر جب
مایا کی سیتا کو لنکا سے رام بعد محاربہ اور مقاتلہ شدید
کے لاوین تو اصلی سیتا بالکل معدوم ہو جاوے اور اسی
مایا کی سیتا سے جو لنکا سے بمقام راون حاملہ آئی تہی
اسکو حاملہ دیکہکر خفا ہوے اور اپنے مکان سے نکالدیا
اور جنگل مین سیتا کو جاے قیام دیوین اور پہر اوسی
جنگل مین وضع حمل ہونا اور اوسکا نام انکس رکہنا اور انکس
کا رام سے لڑکر غالب آنا اور بعد کو اسے مایا کی سیتا کو -
حسب سعی لچھمن بعد معافی خطا مکان پر لانا اور حظ زندگی
حاصل کرنا اور اصلی سیتا کا بالکل معدوم ہو جانا اور پتہ او
نشان باقی نہ رہنا اسکے کیا معنے پنڈت صاحب ارشاد فرماے
کہ اصلی سیتا کہان کو چلی گئی - پنڈت صاحب نے جواب دیا کہ

یہ بات آپکی غلط ہے کسی پوتہی مین یہ نہین لکہا ہے جیسا کہ آپ
کہتے ہین - پنڈت صاحب کی خدمت مین گذارش کیا کہ
یہ ذکر پوتہی رام داس مین ہے دیکہکر اطمینان فرمالیجئے -
پنڈت صاحب نے لاجواب ہوکر جواب دیا کہ ہم آپ سے بحث
کرنے نہین آئے تہے ہم آپ کرامت دیکہنے واسطے آئے تہے کہ بات
وحدانیت کی ہم بہی پادریصاحب سے گفتگو کرین گے مگر پادری
صاحب تو مسلمان ہو گئے اور دین محمدی قبول کیا اب
ہم کو آپ لوگون سے کچہہ بحث نہین یہ فرمایا اور رسکان کو

تشریف لیگئے فاعتبروا یا اولوالابصار واسطے
اطلاع برادران اسلام کے مضمون بالا خدمت عالی مین
ارسال ہے امید کہ درج اخبار فرماکر عاصی کو ممنون فرماے
العبد محمد فضل حسین معین الواعظین شاہجہانپور

مسلمانون کو راستی اور صداقت کی اختیار کرنے پر ترغیب اور تحریص دینے والا مضمون

جو
انجمن حمایت اسلام لاہور کی ایک جلسے مین پڑہا گیا

ای مسلمانو! تمہین اپنے بزرگون کی صداقت و راستبازی
اور سچائی کی قسم نہین نہین تمہین اپنی ہی حال کے
جہوٹ اور بہتان کی قسم - ذرا آنکہ اٹہاکر دیکہو تو سہی
کیا وہ تمہارے ہی بزرگ تہے جنہون نے اپنی جان کو
مال کو خطرے مین ڈالا مگر راستی کو ہاتہ سے ندیا -
کیا وہ تمہین مسلمانون مین سے تہے جنہون نے صدق یقین
اور صدق مقال سے ایک عالم کو تسخیر کیا - کیا وہ احادیث
کے راوی تمہارے ہی دینی بہائی تہے جن کی صداقت
اور راستگوی پر تمہارے علم حدیث کا مدار ہے - کیا

وہ سچے دیندار تمہاری ہی طرح اسلام کے بازو تھے جن کے
تذکرون سے علم اسماء الرجال کا وجود ہوا۔ کیا وہ سچے مصنف
جنہون نے خود اپنے حالات کو بھی بے کم و کاست ٹھیک
ٹھیک بیان کیا تمہارے ہی طرح ایک خدا اور اسکے برگزیدہ
رسول کے ماننے والے تھے۔ کیا وہ بزرگ تمہارے ہی پیغمبر
کی امت تھے جنہون نے بڑے بڑے سرکشون کے
سامنے بھی سچ کہنے سے منہ نہ موڑا۔ کیا وہ راستباز
تمہارے ہی باپ دادا یا پیر و مرشد۔ پیشوا و اتالیق تھے
جنہون نے مرتے دم تک تمہین یہی وصیت کی کہ صدق
و راستی کو ہاتھ سے نہ دینا جھوٹ اور بہتان کے پاس
نہ جانا۔ کیا وہ تمہارے ہی دین اسلام کے چمکتے دمکتے ستارے
اور روشن چاند تھے جنکی تصنیفات ابتک تمہین نہین
نہین غیر قومون کو سچائی اور راستی کی تعلیم دے رہی ہیں
کیا وہ سچے رفارمر اور تہ دل سے ایک عالم کی خیر خواہی
کرنے صرف دم بھرنے والے بلکہ اپنے دل کی بات کو عمل میں
لاکر دکھانے والے تمہارے ہی قوم کے سرتاج تھے۔ ہان ہان
وہ سب ہمارے ہی بزرگ ہمارے ہی پیشوا و اتالیق۔ ہمارے
ہی جد امجد تھے۔ اسی ہمارے ہی اسلام کے حامی۔ اسی
ہمارے ہی فخر الرسل رسول کی امت اور ہماری ہی طرح
ایک اکیلے خدا اور اسکے سچے رسول امین کے ماننے والے
تھے۔ مگر ہے افسوس وہ سب گذر گئے اور ہمنے انکی
حسن اخلاق حسن معاشرت۔ انکی بلند ارادون۔ بلند
پروازیون۔ انکی بزرگیون۔ انکی صداقتون اور راستبازیون
سے کچھ ہی حصہ بخرہ نہ لیا۔ کو انکی تصنیفات کو۔ ان کے
نام کو ابتک عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔

مگر وے اری غفلت کہ انکی مقولون پر عمل نہین کرتے انکی رہی
اور سچائی کی وصیت کو نہین مانتے یا بالفاظ دیگر ہم یہ
نہین کہ ہم مین سے بھی ایسے ہی لوگ نکلین جو ان گذشتہ
بزرگون اور راستبازون کا نمونہ ہون ای مسلمانو!
کیا تم ہی بت پرستی۔ مخلوق پرستی۔ شرک و کفر کے
نیست و نابود کرنے والے۔ خالق کی پرستش کے
مقابل دوسرے کو کچھ بھی نہ سمجھنے والے ایسے خدا
پرست ہو۔ کہ اس خالق مطلق کی عزت و بزرگی پر اپنا
دل دادہ ہو کہ تمہارے ہی مذہب کے بعض لوگ عبد اللہ کے
بجائے عبد الرسول نام اپنے لئے مقرر کرنے ہی چکتے ہین۔
پہلا پہر سوچکر بتاؤ تو سہی کہ اپنے ذاتی فائدون اپنی
نفسانی خواہشون کے لئے اپنے ہی جیسے اور آدمیون کو
ذکر جھوٹ بولنا اللہ کے سوا دوسرے کو بزرگ
جاننے کی باعث شرک نہین تو کیا ہے۔ کیا تمہارے خدا
پرستی۔ وحدانیت کے عقیدے کو شایان ہے۔ کہ تم
اللہ سے نہ ڈرو۔ مگر ایک اپنی ہی جیسے مخلوق سے جسکے
ہاتھ مین نہ تمہاری جان ہے نہ مال۔ نہ تمہاری عزت
ہے نہ توقیر۔ ایسا خوف کرو۔ کہ گویا اسی نے تمہین
پالا پوسا تھا اے مسلمانو تمہین راستی۔ ایمانداری
خدا پرستی نیک معاشی کی تو نہی پر تمہین تمہاری
بتپرستی۔ شراب خوری۔ زناکاری کنکوے اڑانے
مرغ لڑانے جھوٹ بولنے ہر وقت غیبت مین لگے
رہنے۔ بیہودہ کامون کی مصروفیت کیا دینی کیا دنیا
دونو طرح کے علمون سے ناواقفیت اپنی تماش بینی
راگ سننے ناچ دیکھنے حد سے زیادہ بڑھکر خرچ کرنے

مرض وفلسی مین مبتلا ہو جانے۔ اور باوجود ناداری
نی باکین اور تان جہان دکھانے شیخی اور گھمنڈ کے
ے آسمان پر چڑھ جانے اور خاص کر ہولی کے
دنون مین اپنے آپ سے نکل کر سوانگ بھرنے یا اتوار
کے دن کی کشتی اور پتنگ بازی ہی کی قسم ذرا آنکھ
کھول کر انہین قومون کی طرف دیکھو جنہین تم مشرک
کافر گمراہ سمجھتے ہو کہ وہ تمہارے علم و ہنر کے خزینے
راستی اور سچائی کے دفینے تمہارے آنکھون دیکھتے
تمہاری ہی گھر سے تمہارے ہاتھون سے نکال کر
لئے جاتے ہین مگر تمہین کچھ بھی پروا نہین اے
بیخبری کی نیند مین مست سونے والو ذرا اپنی حالت
کو تو دیکھو وہی دست مگر خدمتگار تمہارے ہی گھر بار
سے تمہارا مال و منال تمہارے ہی کپڑے لتے اتار
وضعدار آقاے نامدار بن رہے ہین مگر ہاے رے
غفلت کہ تمہین اپنی لباس کے اتاری جانے اپنے
چاکرون کے تم سے بھی بڑھ جانے کی یا تو خبر ہی
نہین اور اگر ہے تو اسکی پرواہی نہین اور اگر پروا
بھی ہے تو اتنی ہمت نہین کہ ذرا سنبھلو۔ اور نہین
تو اتنا تو کرو کہ اپنے بدن کو ڈھانپو۔

اے مسلمانو! تم اپنے راستباز مستقل مزاج اور
ہمت والے مسلمانون کے حالات ہی دیکھو۔ اور انہین
کی استقلال اور صداقت کی صحیح صحیح قصون سے اپنے
لئے سبق حاصل کرو تم حضرت بلال کے استقلال
اور سچائی اور محبت دین سے واقف ہونگے۔ یہ
وہی کالے رنگ کے ہونٹون والے

حبشی غلام ہین۔ جنکے دل کی روشنی اور رہاے
انوار کی چمک کے آگے ماہتاب تو کیا آفتاب کی
نورانیت بھی مات ہے۔ یہ وہی سچا دیندار ہے
جسنے استقلال اور جفاکشی کے ساتھ سچ کو ہاتھ سے
ندیا۔ یہ وہی پکا توحید کا دلدادہ ہے جسنے اپنے
مشرک مالک کی ہاتھ سے سینکڑون مصیبتونکا
جھیلنا گوارا کیا۔ مگر آفتاب صداقت کی تصدیق
سے باز نرہا۔ یہ وہی نیک نہاد غلام ہے۔
جسے اسکا مشرک مالک مکہ سے باہر لیجاتا۔ اسکے بدن سے
کپڑے اتار ننگا دھڑنگا عرب جیسے گرم ملک کی ایسی
جگہ جہان دھوپ کی تپش پورے درجے کی ہوا
اور جہان سے سایہ تو کیا اسکا نام بھی کوسون دور ہو۔
جلتی ریت پر لٹاتا۔ اور اسکے سینے پر گرم گرم پتھر رکھکر
اس کے بدن کو جلاتا۔ نہین نہین بلکہ اسلام کی آیندہ
نسلون کے دلون کو جو قیامت تک زمین پر موجود رہیگی
اس اپنی بدکاری سے بھرکاتا۔ کبھی کبھی کچی کھالون مین
باندھکر گرمیون مین دھوپ پر تپاتا۔ کیکر ببول کی خار
دار چھڑیون سے ایسا پٹواتا کہ اوپر باندھا ہوا چمڑا تو
کیا وہی کالا مگر نورانی چمڑا اس کے گوشت سے جدا
ہوجاتا۔ اور اس کے مبارک جفاکش بدن سے لہو کا
دریا بہ جاتا۔ اور اس مصیبت کی مارے اس بچے
محب خدا و رسول کے ہوش و حواس ٹھکانے نہ رہتے
یہ تو ان کی جور و ستم کا ایک ادنی حصہ تھا۔ رات کا
جو کچھ ظلم تھا وہ جدا ہی تھا وہ کونسی زحمتین اور مصیبتین
تھین کہ اسپر نازل نہوتی۔ مگر بلے بے مصیبت پسند

راستی کے واسطے وہ حبشی کہ اس سچائی کے ظاہر
کرنے سے جو آپکے دلمین جلوہ گر تھی آپ کبھی باز نرہے
بہتیرا اپنے پرائے نے سمجھایا۔ کہ اظہار اسلام سے درگذرو
اور ان مصیبتون سے بچو۔ مگر انکے دل مین جو آگ مشتعل
ہورہی تھی وہ ایسی نہ تھی۔ کہ ان نصایح کے پانی
سے بجھ جاتی۔ یا مار وہاز کی خس وخاشاک اسے دبا
لیتی۔ بلکہ یہ سب باتین تو اور اسکے بھڑکانیکا ایک ذریعہ
ہوجاتین۔ اور جونہی سختی اور مصیبت اسپر بڑتی
اسکے احد احد کے لفظون سے ایک عالم کو سنجا اٹھتا
اے حضرت بلال کیطرح اذان دینے والو۔ او۔ اسی راستی
پسند حبشی کیطرح نماز باجماعت گزارنے والو۔ اور
اسی مصیبت و ذلت اٹھانے والے غلام کیطرح
اپنے سچے رسول کے قول کی صداقت پر گواہی دینے
والو اور اسی کالے رنگ کے نورانی آدمی کیطرح حال میں
کالے کے لفظ سے موسوم او۔ اسی کیطرح اسی پیشوا
کی تعلیم سے فیض اٹھانے والو۔ کیا کبھی تم نے بھی
صداقت کی خاطر اپنے سرکش نفس کے ہاتھون مصیبت
اٹھاکر رہائی پائی۔ کیا تم نے بھی کبھی اس کافر کی باتون
سے نفرت اختیار کی۔ کیا تم نے بھی کبھی جھوٹ
اور بہتان اور غیبت سے بچنے کے لئے مصیبت
اور تہانی تو درکنار صرف اسکی اپنے جی مین خواہش
بھی پیدا کی۔ نہین نہین ایسا تو ہم نے کبھی نکیا۔ مگر
ان دکھ اٹھاتے ہین۔ گالیان کھاتے ہین۔ لوگون
کی نظرون مین حقیر ہوے جاتے ہین مگر واہ رے
ہماری ہمت کہ جھوٹ سے باز نہین آتے۔ بہتان

بانہنے سے نہین بچتے۔ غیبت کہنے سے نہین ڈرتے
بیشک ہمت تو ہماری بھی پوری ہے۔ اگر حضرت بلال
نے راستی اور صداقت کے لئے اپنے دین وایمان
کی تکمیل کی تو ہم اپنے نامۂ اعمال کے سیاہ کرنے مین
پوری کوشش کر رہے ہین کہ ایسا نہو کوئی گناہ رہجائے
جو ہمارے اعمال نامے مین نہو۔ کیا یہ افسوس کا مقام نہین
کہ ہم نے اپنے گذشتہ دینی بھائیون کی ہمت استقلال
اور صداقت جیسی عمدہ خصلتون کو کیسا الٹے طور پر
برتا۔ انہون نے تو اس سے ایمان حاصل کیا۔ اور ہم
اس دفتر دنیا مین وہ کام کر رہے ہین جو ہمارے
سر دس تک مین لکھ جاکر حاکم اعلے کے سامنے پیش
ہونگے تو انکے عوض پنشن ملنا تو کہان جیلخانے کی کوٹھریون
مین عمر گذارنی پڑے گی ؛

افغان سرحدی کمیشن۔

نامہ نگار انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ اپنی خراب حالت کا
یقین آپ کو کس طرح دلاؤن۔ حیرانی ہے تو یہ ہے کوئی
لفظ نہین ملتا جس سے اسکا خیال بھی آپ کر دلنشین
کرسکون کہ ہم لوگ کس گھبراہٹ اور بیکلی مین دن دن
کاٹ رہے ہین۔ بروقت روانگی کے ہم کو یقین دلایا
گیا تھا کہ ہم لوگ چھ ماہ سے زیادہ غیر حاضر نہین رہینگے
مین کیسا بیوقوف نکلا کہ اسبات مین آگیا اور کمیشن کے
ساتھ ہوگیا خیر۔ آگے کو ایسے یقین کا اعتبار نہین ہا
ہے۔ ایک دفعہ یہان سے زندہ اپنے وطن کو لوٹنا نصیب
ہوجاوے۔ تب اگر سرکاری افسر انجیل اٹھاکر بھی کہین کہ
کہ چھ دن کا کام ہے ہرگز نہین مانینگے یہان تک اعتبار

جاتا رہا ہے۔ وطن کی یاد ہی پریشان نہین کرتی یہان کی حالت نے اور بھی غضب ڈہا رکھا ہے۔ سانپون کی کثرت۔ مکھیون۔ مچھرون پسوؤن کی خرابی۔ اوپسے گرمی کی شدت۔ عجب جان آفت مین پھنسے ہی ہے۔ کنوے ندارد۔ مین نہرون کا پانی استعمال کرتے ہین۔ وہ ہی تو عمدہ مگر انکی نزدیکی سے زمین سیلی ہی ہے جس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ کہوڑ کے سکتے ہین۔ ہمارے دیسی ہمراہی غسل غلط کرنے کو افیون اور چرس خوب اڑاتے ہین جس سے تندرستی کا فور ہے لو۔ چہرون پر زرد ہوائیان چھٹ رہی ہین انکو بیت رہ سکتے ہین۔ مگر نہین مانتے۔ اسطرف کو مین کی بڑی قدر ہے چھوارہ کو نخود برابر ملتی ہے۔ یہ شعبے لاتے ہین اور لوگ اس سے بہت فائدہ اٹھاتے ہین۔ سنگرہ قیصر مند کی تقریب پر روسی کمیشن کو دعوت دی گئی۔ روسی کمشنر کے قیصرہ کی صحت کا جام تجویز کیا۔ انگریزی کمشنر نے زار کی صحت کا جام پیا۔ ظریف لکھنوی ہمکو بھی کمیشن سے ایک خط پہونچا ہے۔ راقم لکھتا ہے کہ قصہ بڑا طول طویل ہے یہ تو پھر کبھی سناؤنگا ہان اسقدر سن لیجئے کہ سرحدی کمیشن عنقریب اپنا کام ختم کرکے روانہ ہونے والا ہے۔ سردی اور زحمت سفر نے اتنا کمزور کردیا ہے کہ زیادہ اکرنے کی امید بالکل نہین رہی یہ بات کہ نتیجہ اس سرحدبندی کا کیا ہوگا۔ سو مین نہ ولی نہ نجم کہ آپ کو ابھی سے بتادون۔ ہان اسقدر ہے کہ آدمی عقل سے خدا کو پہچان جاتا ہے۔ اگر میری عقل ٹھیک کام کرگئی تو جوا کے تھا سو اب بھی ہے۔

دوس مین بڑے چالئے۔ ظاہر مین تو اتنے خلیق ہین کہ ابرو پر بل کبھی دیکھا ہی نہین۔ ہر وقت ٹوپی ہاتھون مین لئے سائے کیطرح ساتھ ساتھ موجود ہین۔ اگہوری مین پیر ختم ہے۔ افلاس کی زندہ تصویر ہین۔ مگر بلا کے جفاکش اور مصلب آشنا۔ خیر ہم کیا انسے کم ہین۔ باقی پھر لکھونگا۔ رہے ہمارے دوست افغان ابھی تک تو ہمارے دوست ہین اور دلی دوست ہین مگر دشمن دانا بہتر دوست نادان ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔

امیر کابل جیتے رہین!

امیر کابل کی وفات کی خبر اگر یقینی نہین ہے تو قریب الوقوع ضرور ہے۔ اور موجودہ حالات مین یہ خبر ایسی نہین ہے کہ بغیر تشویش سخت کے دیکھی جاسکے امیر عبدالرحمن کی وفات سے سر دست کمیشن انگریزی کو صدمہ پہونچیگا۔ اور افغانستان مین جو فتور برپا ہوگا اسکا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اس وفات سے خیال کیا جاتا ہے کہ گو بہت سا انگریزی کا روپیہ اور سامان میسا میل ہوجائیگا جو دو کیصورت عبدالرحمن نے بیکار رہی اور نئے امیر کی آو بھگت مین ہنوز روزاول صادق آئیگا۔ لیکن امیر ناممکن ہے کہ عبدالرحمن کے اولاد سے ہو۔ وہ کوئی اولاد نہین رکھتے جو جائز سمجھی جائے اگرچہ ایک سے جو مگر لونڈی زادے ہے۔ امیر صاحب کے مخالف بھی افغانستان مین نہین کہہ سکتے کہ نہین ہین۔ وہ ہین۔ اور زبردست ہین۔ اور

آزردہ ہین - اس لئے خونخوار ہین ؛ ایوب خان لیمین
سے ایک ہوسکتا ہی - عیسی خان دوسرا - اسحاق خان
تیسرا - وغیرہ وغیرہ اور سمجھ لئے ؛ جس مضبوطی سے
سے امیر صاحب نے حکومت کی ہی اس سے انکی دہشت
ملک مین بیٹھ گئی ہی - اور جس بے اختیاری سے
انھون نے انگلستان کی طرفداری کی ہی اس سے
انکی مخالفت جڑ سے نہین اکھڑی ہی ؛ جن جھیلون
کے پیدا ہونے کا وفات امیر سے اندیشہ ہی وہ ایسے
خوفناک اور بربادی بخش ہونگے کہ ہم صدق دل سے
تمنی ہین وہ بیٹے جاگتے رہین ؛ انکی مرنے سے
کمشن ہی خراب نہوگی بلکہ ممکن ہی سلطنت پر بھی
آنچ آئے اور اس مین خلل واقع ہو - روس کی چالین
ایسی نہین ہین کہ اسموقع کو خالی جانے دین گے شاہ
فارس سے جو مضبوط دوستی اسے حاصل ہے وہ
ایسی نمایان اور موثر کی ناک ہی کہ ایوب خان کے
چھوڑ جانے مین مطلق شبہ نہوگا اور اس سے
ایک گل کھلے گا جسکے خیال ہی سے کلیجہ کانپتا ہے
روس کی چالین دربارہ تیاری اپنے کے دبی چھپی
نہین ہین - وہ روز روشن کیطرح اظہر من الشمس
ہے - وسط ایشیا مین سر توڑ ترقی مسلسل
دھوکہ بازی - گفتار شرارت - وہ جوش دلانا
خفتین بھڑکانا - چھیڑنا - گستاخیان کرنا - بات بات
پر اڑنا - ساتھ ہی اپنی طاقت کو بڑھانا اور چالین
ایسی چلے جانا جو صریح مشتبہ ہین - کوئی کہہ سکتا ہی
کہ وہ اس موقع سے فائدہ نہ اٹھائیگا ؟ فارس کے
ساتھ اسکی دوستی سونے مین سہاگہ ہی جو اس درجہ تک
پہونچ ہوی ہی کہ فارس کے فوج کے یورپین افسر سب
کے سب روسی ہین - پہلے جرمن اور دیگر بھی تھے - وہ
سب ہٹائے گئے اور اب روسی ہی روسی تمام فوجیر
قابض ہین - روس نے اسی یگانگت کے برتے پر شاہ
ایران سے علاوہ مشہد لیلیا اور سیستان پر قبضہ
کرنے کی بھی روس کو اجازت ہوگئی ہی - ایسی گاڑھی
دوستی کی حالت مین مشکل نہین ہی کہ موقع وفات امیر
پر روس ایران سے ایوب خان کو نکالنے کی کوشش
کرے اور اسکو بھگا کر سرحدی بھوسی مین جنگاری
ڈالے - یعقوب خان کی معزولی پر جب عبدالرحمن کامیاب
ہوگیا جسکو بھی روس نے بھیجا تھا تو کیون نہین اب
اس امیر کی وفات پر وہ ایوب خان کو روانہ کرے
جس کے چھوڑ دینے کا وعدہ بھی (بقول مختلف اخبارات
کے) شاہ ایران نے بصراحت کر دیا ہی ؛ تاوقتیکہ
گورنمنٹ مقابلہ پر آمادہ نہوگی ایوب خان کی کامیابی
یقینی ہی - اور یہ کامیابی گورنمنٹ کو کبھی منظور نہین
ہوگی لہذا جنگ ہوگی

خلاصۂ اخبار یار

منڈالہ ۱۷ جون - اضلاع سے یہ خبر آئی کہ ۱۲
سنہ کو بنگال اسٹاف کور کی کمپنین ڈنسفورڈ اور
لفٹن وین بارڈلیور پول رجمنٹ کے ۴۰ سپاہی کے
تسالین نامی مقام کے قریب پانسے باغیون پر حملہ
کر کے پراگندہ کر دے اس حملہ مین کمپنی ڈنسفورڈ
مقتول ہوے مین سولجر بھی ہوے اکیسوین مدراس

بجنت کی لغمن ہائیکنسن نامی مقام کے قریب
تین ہزار باغیون کو شکست دے جنگی نو توپ دو
مقتول ہوے۔ ان مقتولون مین پانچ بہوس بھی تھے
سولہی انکے چار ہوس گرفتار ہوے۔

رویٹر تار مین لکہتے ہین کہ لارڈ برہم کے چند مقالات
کے باغی گذشتہ مارچ کے امن نامہ کے مطابق جو
تیسوین سنہ تک بحال ہے برٹش گورنمنٹ کی پناہ مین آنا
چاہتے ہین۔ اور اوسی سبب سے یہہ باکید گیرلڑ رہے ہین۔

لنڈن ۲۳ منہ۔ غرہ جولائی کو یہان جنرل اگسٹن
شروع ہوگا۔ مسٹر گلاڈسٹن ایڈنبرا سے ہوا ذن کو
مراجعت کی اور ہر ایک جائے کہ لوگ اونکو لینے کے لئے
بطور استقبال جمع ہوے تھے۔

آخر شب تک لیچ ہو گئے تو اوہ میر محفل ممبری کونسل پر بحال ہو جا ویگے

۳ کروڑ کی سرمایہ سے برما مین لوہار ریلوے کیلئے کمپنی مقرر ہوی

عربی روسی ترکی زبانونکے فوجی امتحانون مین انگلستان نے انعام مقرر کئے

وسط ایشیا کی ریلوے پر کمپنیان روسی فوج کی کام کرتے ہین۔

ہین کی پندرہ ہزار فوج مقابلہ روس کے لئے وسط ایشیا مین آگئی

روم اور انگلستان کی مخالفت دوستانہ روسی آنکھ مین کانٹا ہو رہی ہین

ایران کی روم سے مخالفت ترقی پر ہے وجہ روسی سازش۔

روئے زمین پر فرقہ ۸۰ لاکھ کے پیدا ہونے ۴ مرتے ہین۔

فوجی اصلاحون مین فرانس سبقت لیجاتا ہے

برما مین سفید و نگازور و شور خرابی بخش رہے ہے۔

کہتے ہین جنگ سون داسی سپاہ سے کو جنگ کا ڈنگ آگیا ہے۔

روس کا کہ سے کم روسی فوج حملہ کیلئے ہند پر نہین بھیجیگا۔

افغان کمیشن مین روسی فریق تاخیر کئے جاتا ہے۔

رسید زر

بمشکوری تمام ان عنایت فرماونکے نام درج ذیل کئے جاتے ہین
جنہون نے زر قیمت اخبار منشور محمدی کی اعانت فرمائی۔

جناب منشی محمد عظیم الدین خانصاحب	رسائیدار پنشنر	ص
جناب مولوی سید شاہ محمد اکرم صاحب	رئیس پٹنہ	للہ ۱۴
جناب مولوی شاہ عبد الغنی صاحب		۱۵
جناب فخر عبد الحق صاحب	تذکرہ نویس پٹنہ	ص
جناب منشی ابو الحامد حسنعلی صاحب		۸
جناب منشی سید ستر فعلی صاحب	چیف کنسٹبل	عہ
جناب مولوی محمد انوار الحسن خانصاحب		۱۴
جناب خان بہادر محمد عسکری صاحب		ص

وطبع بمطبع اسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا